نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۲۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء	نمبر ۱۳

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں *

تواریخ

- تواریخ کلیسیار ۱۲ر
- تواریخ مذہب ۸ر
- تواریخ روم ۸ر
- تواریخ مصر ۸ر
- تواریخ یونان ۸ر
- مرقع روس ۸ر
- قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
- حیاتِ پولوس ۱۴ر
- حیاتِ داؤد ۸ر
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۳ر

مفید حکایتیں

- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

- تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو ۳ر و ۶ر
- دولتِ لازوال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر
- دولتِ لازوال رومن اُردو ۸ر
- عزتِ بیمثال اُرد ۳ر ۵ر ۶ر
- 〃 رومن اُردو ۸ر
- حالاتِ جاپان ۲ر و ۸ر
- شریف بیبیاں ۳ر و ۶ر
- چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۲ر
- سیر ہند ۱۰ر
- وکیل کی سرگذشت رومن ۶ر
- سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۸ر
- سمپردائے ۶ر و ۱۰ر

- ویدوں کی تعلیم ۱ر
- وشنو کے دس اوتار ۲ر
- ویدک تصنیفات ۱ر
- ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
- ویدون کی دیوتا پرستی 〃
- ویدونکی ازلیت ۶ پائی
- پرستش حیوانات ۳ پائی
- تیرتھ ۶ پائی
- اہلِ ہنود کے تیوہار 〃

دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح اُردو ۱ر
- خدائے اسلام ۲ر
- ینابیع القران ۳ر
- الکفارہ ۰ر

بائبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط 〃
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل 〃
حضرت محمد 〃
انجیل شریف کی صحت و درستی 〃
اسماء الٰہی 〃
خدا کے دس حکم 〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں 〃
مسیح یا محمد 〃
نماز 〃
سچا اسلام 〃
قرآن 〃
یسوع مسیح 〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا 〃
سورہ فاتحہ 〃
ہمارا شافع کون ہے 〃

اشمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی 〃
انصاف کا دن 〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
〃 〃 پنجابی اُردو حروف 〃
〃 〃 رومن اُردو 〃
〃 〃 گورمکھی 〃

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر 〃 ۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا عہ ۶ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل عہ ۹ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۹ر
ابن حور اُردو ۸ر، طلائی شمعدان ۴ر
روح سے معمور زندگی ۲ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اوّل و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر

نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہز اکسیلنسی کمانڈرانچیف اپنے دورے کے خاتمے پر ۲۹ اپریل کو شملے تشریف لے جاوینگے۔

کرنل سی برٹ ہز مجسٹی سروس۔ میڈیکل سروس کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

آنریبل مسٹر آر ای انتھوون ۲۸ ماہ حال کو دہلی سے روانہ ہو کر یکم اپریل کو شملہ پہنچینگے۔

ایک دوسرے پروگرام کے مطابق مسٹر ڈبلیو ایچ ایل کلارک دہلی سے ۲۷ ماہ حال کو روانہ ہو گئے ہیں۔ مدراس میں ۲۸ سے یکم اپریل تک رہینگے۔ کلکتہ میں ۳ سے ۸ تک بمبئی میں ۹ سے ۱۱ تک اور ۱۱ کو ملیٹ جہاز پر اپنے وطن مالوف کو تشریف لے جاوینگے۔

تین سفیر جو کہ تبت کے معاملے کا بندوبست کرتے ہیں دہلی سے شملے کو روانہ ہونگے۔ سر ہنری مکماہن یکم اپریل کو مسٹر ادیگن چین کا سفیر ۳۱ ماہ حال کو اور لونچین شاتترہ تبت کا سفیر ۳۰ ماہ حال کو۔

مسٹر ایل جے کرشنا جو کہ تھوڑے دنوں میں محکمہ ہائی نگ ارس کے سکریٹری مقرر ہونگے ہم ۲ ماہ حال کو ڈیرہ دون چند روز کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔

سر ولیم میر کا دورہ ذیل میں ہے یکم اپریل کو دہلی سے روانہ ہو کر بمبئی میں ۲ سے ۵ تک رہینگے۔ اوٹکمنڈ ۸ سے ۱۱ تک مدراس ۱۲ سے ۱۴ اندور ۱۶ سے ۱۸ اجمیر ۱۹ سے ۲۱ تک اور ۲۲ کو شملہ پہنچینگے۔

سر جین جنرل سر اے سلوگٹ سینچر کے روز انگلستان کے واسطے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی جگہ سرجن جنرل شیبی ڈائرکٹر میڈیکل سروس ترو کی شام میں دہلی میں وارد ہوئے ہیں۔

برٹش سوسائٹی کو شاہی ضیافت کے واسطے سالانہ پورے ۲۰۰۰۰ پونڈ خرچ آتا ہے۔

نیویارک میں انڈے ۳ شلنگ اور ۱۱ پنس فی درجن کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں۔ جو کہ قریباً ۴ رفی انڈا ہوتے ہیں۔

متحدہ سلطنت (انگلستان سکاٹ لینڈ و آئرلینڈ) میں ۵۰۰ ۱ انجمن نسواں سوسائٹیاں ہیں۔ اور اُن کے ممبر ۳۰۰۲۶۸ ہیں۔

وُلویچ میں ایک ۱۴ برس کی لڑکی ہے جو چار زبانوں سے واقف ہے۔ اور وہ بطور مترجم کے ملازم ہے۔

انگلستان کے پاس ۱۵۰۰ جہاز ہیں جو غیر ممالک کی تجارت کے واسطے استعمال ہوتے ہیں۔ جرمنی کے پاس ۲۰۰۰ سے اوپر جاپان کے پاس قریباً ۱۰۰۰ امریکہ متحدہ امریکہ کے پاس صرف ۹ جہاز اس مقصد کے واسطے ہیں۔

ایک لکڑی کی گھڑی ہے جو کہ ۱۷۱۵ء میں بنائی گئی اور ۱۷۱۵ء میں جیسٹے کا آگرگنیشل چرچ میں رکھی گئی۔ ابھی تک اپنا پورا کام دے رہی ہے۔ اگرچہ ۲۱۳ برس کی پرانی ہو گئی ہے۔

برطانیہ کا سب سے بڑا جنگی جہاز بنام سپر ڈریڈناٹ وار سپائٹ ہے جس میں ۸ توپیں ۱۵ انچ لمبی رکھی جاوینگی اور اس میں اس قدر تیل ہوگا کہ تمام دنیا کے گرد جا سکے۔

نیویارک نے ۰۰۰۰۰ ۴ ڈالر وائی ڈبلیو سی اے کی عمارت کے واسطے جمع کیا ہے۔

ہر ہائینس بیگم بھوپال نے لڑکیوں کی تعلیم میں ترقی کے لئے گورنمنٹ کو ۴ لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اس شرط پر کہ یہ روپیہ ان ہی کے علاقے میں صرف کیا جاوے۔

سنسکرت کالج میں انٹرنس کے امتحان میں ایک لڑکا نقل کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اور جب وہ نکالا گیا تب تھوڑی دیر میں ۱۰۰ یا ۱۵۰ آدمی نے کرنے کو واپس آئے اس پر پولیس بلوائی گئی اور افسروں کو گھر پہنچایا۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس بروز سنیچر ۱۸ اپریل کو گورنساڑ ہے ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک بجے ختم ہوگا

تار برقیات

۲۱ مارچ لنڈن - یہ اعلان ہے کہ ۱۹۱۵ء کے موسم گرما میں جنوبی قطب کو ایک مہم جاویگی اور ۲ برس تک رہیگی - ہیئت دان جن میں سے دو انگریز ہیں اُن کے ساتھ جاوینگے - اس کا خرچ سویڈن اور انگلستان برابر برابر اٹھاوینگے ۔

۲۱ مارچ ٹوکیو - مسٹر لوبی روٹر کا نامہ نگار ۳۰۰۰ کی ضمانت پر چھوڑے گئے ہیں ۔

۲۱ مارچ میٹز - لفٹنٹ سینٹ جارج کو جس نے لفٹنٹ ہیگ کو دوئیل میں مار دیا قلعہ میں ۲ ۱/۲ برس کی قید ہوئی ہے - اور نوکری سے برطرف کر دیئے گئے ۔

۲۳ مارچ کلکتہ - میدان میں سنیچر کی شام کو ایک بڑی بھیڑ تھی جبکہ ہز اکسیلنسی گورنر نے لارڈ کچنر کے بت کو کھولا جو کہ لارڈ رابرٹس کے بت سے ذرا جنوب کو واقعہ ہے - اور جو رنگی کی طرف ہے - ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کے بجائے جنرل بروڈ وڈ تھے ۔

۲۳ مارچ دہلی ہز اکسیلنسی وائسرائے و اسلاف آج صبح دہلی میں آ گئے ہیں ۔

۲۳ مارچ بمبئی - کل صبح کو ایک بڑی خوفناک آگ لگی - اور اگرچہ آگ بجھائی گئی - لیکن دن کے بہت حصے تک جلتی رہی - نقصان ۵ ۱۰ لاکھ کا بتایا جاتا ہے ۔

آگ پہلے گودام میں لگی اور پھر پاس کے بیلوں میں - یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس روئی کا بیمہ ہو چکا تھا - اور بمبئی میں بیمہ کی ہر ایک کمپنی پر اس کا اثر ہوا ہے ۔

۲۳ مارچ لندن - جنرل سومٹس کا آج ہز مجسٹی شہنشاہ نے استقبال فرمایا ہے ۔

۲۳ مارچ لندن لارڈ کرزن ابھی تک علیل معلوم ہوتے ہیں ۔

۲۳ مارچ وائنا - جرمن شہنشاہ نے شہنشاہ فرانس جوزف کے ساتھ ملاقات فرمائی ۔

۲۳ مارچ لندن - بنگولا جزیرے پر آدم خوروں نے ۶ حبشیوں کو مار کر کھا لیا - جو کہ مشن سے والا جزیرے کو بھیجے گئے تھے ۔

۲۳ مارچ دہلی - راش بہاری بوس جو کہ دہلی کی سازش کے معاملے میں ہے - اس کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں لگا - اور اب انعام ۵۰۰۰ اور ۳۰۰۰ مقرر ہوا ہے - ضروری تحقیقات ۲۴ کو ہوئی تھی ۔

۲۴ مارچ قسطنطنیہ - جیرابلس کے نزدیک بغداد ریلوے پر ایک بڑا فساد ہوا تین سو کردوں کے قلیوں نے تنخواہ کے سوال پر بغاوت کر دی - بندوقیں استعمال ہوئیں - تین کرد دریا میں گئے اور ۵ گم ہو گئے - اور یہ اغلب ہے کہ وہ ڈوب گئے - اور بہت سے فساد میں زخمی ہوئے - جن میں کہ سات کمپنی کے ملازم ہیں - ولی برٹش اور جرمنی صاحبوں کے ساتھ اور فوج اس نظارے کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔

۲۴ مارچ ایتھنز ۵۲ اہل البانیہ جن میں ۲۵ فرانسیسی رسالے کے سوار تھے - اور بہت سے زخمی اور ۱۱ اپیروٹس ۱۲ گھنٹے کی لڑائی میں زخمی ہوئے - جس میں البانیہ کو شکست ہوئی ۔

۲۴ مارچ لندن ہز مجسٹی شہنشاہ و ملکہ معظمہ چیشائر کو ایک عجائب گھر اور ایک ٹاؤن ہال کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے ہیں ۔

۲۴ مارچ نیویارک - مسٹر پرسیول برطانیہ میں برٹش صاحب جو کہ مسٹر بنٹن کے مارے جانے کی بابت تفتیش کر رہے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ لڑائی میں جس میں کہ مسٹر بنٹن مارے گئے اُس میں کوئی طمنچہ استعمال نہیں ہوا جو کہ بغیر مسلح جنرل ولا کے پاس گئے ۔

۲۴ مارچ لنڈن قیصر وینس میں جا پہنچے ہیں ۔

۲۴ مارچ وائنا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ کل کی گفتگو جو جرمنی اور آسٹریا کے شہنشاہوں کے درمیان ہوئی تو کی وقوع بڑی صلح سے تجویز کی گئی ہے ۔

۲۴ مارچ سینٹ پیٹرزبرگ - ذاریہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ ان کی مدد کی جاوے جو کہ جنوبی روس کے طوفان میں شکار بن گئے ۔

۲۴ مارچ کمڈین ممالک متحدہ امریکہ - اکلوہاما جنگی جہاز آج پہلی دفعہ پانی میں ڈالا گیا ۔

۲۴ مارچ وکٹوریہ - جو انگلیو جو کہ کان کھودنے والوں کی ہل چل کا سرغنہ تھے آج اُن کو چار برس کی قید کا فتوے صادر ہوا ہے - اور آٹھ آدمیوں کو ایک ایک برس کی ۔

۲۴ مارچ لندن - ٹائمز بیان کرتا ہے کہ بمبئی کی آگ بہت بھاری ہے - اور غور طلب ہے جو کہ برٹش بیمہ کمپنیوں پر ۱۹۱۴ء کے سال کے شروع سے واقعہ ہوئی - امریکہ کی روئی کی بڑی آگ سے جو نقصان ہوا اس سے بمبئی کا زیادہ نقصان ہوگا ۔



ایڈیٹوریل نوٹس

دل کی تبدیلی ضروری شے ہے

دل کی تبدیلی، روح سے پیدا ہونا، سر نو پیدا ہونا، عقل کے لحاظ سے نئے بننا۔ نیا مخلوق ہونا، اور اسی قسم کے دیگر محاورات سب ہم معنی اور مترادف فقرات ہیں اور ایک ہی منشا اور حالت کا تقاضا کرتے ہیں۔ خداوند مسیح نے اور پولس رسول اور یوحنا رسول نے خصوصاً اس تبدیلی کو مسیحی کے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے نہایت ہی ضروری بتایا ہے۔ اور بڑے زور سے اس کی تعلیم دی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی صرف غیر مسیحیوں میں اُس وقت ضروری ہے جبکہ وہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے اور مسیح کی کلیسیا میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ مسیحیت میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور مسیح کو جانتے اور مانتے ہیں۔ اُن کے لئے کچھ ضرورت تبدیلی کی نہیں ہے۔ مگر جب ہم خداوند مسیح کے اس قول پر غور کرتے ہیں کہ جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سر نو پیدا ہونا سب کے لئے ضروری ہے۔ خواہ وہ کسی خاندان میں پیدا ہوا ہو خواہ غیر مسیحیوں میں سے مسیحی ہوا ہو۔

پس اب یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم دیکھیں کہ یہ تبدیلی کس طرح ہوتی ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ نے انجیل کی اس حقیقت پر صاد کر دیا ہے کہ مسیح کی کفارہ والی موت اور قیامت اور صعود آسمانی اور باپ کے سامنے ہماری سفارش کرنے پر سچے دل سے توبہ کرکے ایمان اور بھروسہ رکھنا اور سنجیدگی کے ساتھ کسی غرض سے نہیں بلکہ محبت سے اُس کی فرمانبرداری کرنا اور روح القدس کا مسیحی کے اندر بسنا ہی وہ ذرائع ہیں جن سے کہ ہر ایک انسان کی زندگی میں پوری پوری تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک انسان کے اُس تعلق کی جو وہ بحیثیت گنہگار خدا سے رکھتا ہے تبدیلی بذریعہ توبہ اور ایمان نہ ہو تب تک وہ تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی جو انسان کی زندگی میں ہونی چاہئے۔ اور جس کو نیا مخلوق کہتے ہیں۔ چنانچہ پولس رسول ایک جگہ کہتا ہے کہ مسیح میں نہ تو ختنہ کچھ کام کا ہے نہ نامختونی۔ مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے (گلتی ۵: ۶) اور پھر دوسری جگہ کہتا ہے کہ نہ ختنہ کچھ چیز ہے اور نہ نامختونی۔ مگر نئے سرے سے مخلوق ہونا (گلتی ۶: ۱۵) اور تیسری جگہ فرماتا ہے کہ اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں (۲ کرنتھی ۵: ۱۷) ان مقامات سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بیرونی عمل یا رسم سے دل کی تبدیلی نہیں ہوتی یا بہ الفاظ دیگر انسان نیا مخلوق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صرف اس ایمان کے ذریعہ سے جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے مسیح میں نئے سرے سے مخلوق ہونے سے انسان کے اندر ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے کہ وہ صرف خدا ہی کے سامنے نیا مخلوق بن جاتا ہے۔ بلکہ انسان بھی اُس کے چال چلن عادتوں اور سلوک کو دیکھ کر کہنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں شخص اب وہ نہیں رہا جو مسیح پاس آنے سے پیشتر تھا۔ بلکہ اب تو وہ نیا ہو گیا ہے۔ اسی کو نئے سرے سے پیدا ہونا کہتے ہیں۔ اور یہ حالت انسان کے لئے اشد ضروری ہے۔

مشنیں اور تعلیم یافتہ ہندوستانی

اس سرخی سے مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۸ مارچ ۱۴ کے پرچے میں ایک نامہ نگار نے نہایت ہی ضروری مگر مختصر مضمون شائع کیا ہے۔ جو نیز ہمارے ہندوستانی مسیحی ناظرین نور افشاں کے لئے جو مشنوں میں کام کر رہے ہیں۔ بڑا ہی مفید اور غور طلب ہے۔ لہٰذا ہم ذیل میں اُس کا ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

"حال ہی میں بعض ہندوستانیوں سے ملاقی ہوا جو انگلستان اور امریکہ سے تعلیم پاکر واپس آئے تھے۔ جب ان سے اس امر کی بابت پوچھا گیا کہ تعلیم یافتہ لوگ مشن کی ملازمت کیوں نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا کہ موجودہ حالت میں ہندوستانی کلیساؤں کو اعلیٰ لیاقتوں کے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان میں بہت لوگ ایسے ہیں جو انہیں خاطر خواہ تنخواہ دے سکیں مشنوں میں اُن کے ادخال کا صرف یہی ایک طریق باقی ہے کہ وہ انہیں شہر انگلیڈ مشنری یا کالج کے پروفیسر بنائیں جن شرائط پر غیر ممالک کے تعلیم یافتہ داخل مشن ہوتے ہیں۔ اور کما فی الحال یہاں بھی اُن کے لئے کوئی دروازہ کھلا ہوا نہیں ہے۔ کیونکہ تمام مشنیں ذیل کے وجوہات سے اُن لوگوں کے لئے ارادۃً اور بڑے زور کے ساتھ اپنا دروازہ بند کرتی ہیں۔ جو ان میں داخل ہونا چاہتے ہیں (۱) مشنری لوگ ہندوستانیوں کو کسی حالت میں ہرگز رکھنا نہیں چاہتے جس میں کہ وہ خود ہیں (۲) مشنری لوگ اس بات سے خائف ہیں کہ اگر ہندوستانیوں کو ایسی حیثیت میں رکھا جائے تو مشن کے موجودہ ایجنٹوں کے درمیان حسد پیدا ہو جائیگا۔

"امر اول کے بارے میں یہ ایک مشہور حقیقت ہے کہ مشنری لوگ ہندوستانیوں کو عموماً ایسی ملازمتوں اور مناصب پر متعین کرنے کے خلاف ہیں۔ اگرچہ چائینیز اکانفرنس اور ڈاکٹر مات صاحب کی کنٹینیواشن کمیٹی نے اس بات کے حق میں ریزولیوشن پاس کر دئے ہیں۔ تمام مشنیں ہندوستانیوں کو ملازم رکھنے کے فوائد کے بارے میں اندھی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ اُن کو معینہ عرصہ کے بعد انگلستان یا امریکہ جانے کے لئے فرلو کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ ہی اُن کو بچوں کے وطن میں رکھنے والے الاؤنس کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو ممالک خارجہ کے مشنریوں کو لاحق ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہندوستانی آدمی ممالک خارجہ کے مشنریوں کی نسبت جن کو آب و ہوا کے ناموافق ہونے یا صحت بگڑ جانے کے سبب سے اپنے ملک کو واپس جانا پڑتا ہے۔ زیادہ قابلیت مستعدی اور مرتبانہ طور پر کام کر سکتا ہے۔

"امر ثانی کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ کیونکہ ہم سرکاری ملازمت میں دیکھ رہے ہیں کہ صرف ہندوستانی ہی بلکہ یورپین ملازم بھی ہندوستانی افسر کے ماتحت عمدہ طور پر اور ملکر کام کرتے ہیں۔ تو مشن کی

ملازمت میں افتراق کی کیا وجہ؟

"کیا یہ بے ضابطگی معلوم نہیں ہوتی کہ امریکہ یا انگلستان کی یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ ہندوستانی جو گورنمنٹ کی ملازمت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اُن کو ان کے ہم جماعتوں کی بہ نسبت کم مشاہرہ صرف اسی سبب سے دیا جاتا ہے کہ اُن میں اور اُن میں رنگ کا فرق ہے۔ اگرچہ بعض پہلوؤں سے وہ لیاقتوں اور قابلیتوں میں اپنے مغربی بھائی سے بڑھ چڑھ کر ہے؟ جب اس ہندوستانی کی جو بڑی بڑی تکالیف اور مشکلات برداشت اور بڑا بھاری خرچ اُٹھا کر غیر ملک میں علم وفضل کی تحصیل کے لئے گیا یہ حالت ہے۔ تو بھلا مقامی طور پر ہمارے تعلیم یافتہ بھائی اسی حالت پر پہنچنے کیلئے کیا دعوے کر سکتے ہیں؟

"سرکار اپنے اشفاق ونوازشات میں بڑی ہی منصف مزاج اور راست ہے۔ اور جو ملازمتیں یوروپینوں کے لئے معین ہیں ہندوستانیوں کے لئے بھی اس نے اُن کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ اور یہ امر بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔ کہ مشنیں جنکا محبت اور اخوت کو ترقی دینا فرض ہے۔ اسبات میں کس قدر دور اور پیچھے پڑی ہیں۔

مشنوں نے اپنی پچاس سالہ اور صد سالہ یادگاریاں منائی ہیں۔ مگر اس پہلو سے اُن کی پالیسی میں مطلق فرق نہیں آیا۔ میری رائے میں زمانہ اور حالات کے مطابق پالیسی بھی تبدیل ہو جانی چاہئے"۔

ہم اس نامہ نگار کی رائے سے بالکل متفق ہیں۔ اور اس کے لفظ لفظ پر صاد کرتے ہیں۔ ہمارا بھی منشا تھا کہ اس مضمون پر کچھ لکھیں۔ مگر مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ اتنا ہی کافی ہے۔ صرف اس مثل کی جانب ہم مشنوں کی توجہ کو مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ

العاقل تکفیہ الاشارة

زبان پشتو بھی ایک قسم کی اردو ہے

کہتے ہیں کہ پشتو کا اصل نام پُش تھا۔ اور سلیمان بادشاہ کے وزیر نے آپس میں بات چیت کرنے کے لئے خاص الفاظ بنائے تھے۔ یہی اس کی بنیاد ہیں۔ افغانوں کے یہاں آنے سے قبل وہاں کی زبان سنسکرت آمیز پراکرت تھی۔ فارس کا ملک جس کی بولی ژند اور پہلوی ہے۔ افغانستان سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے اُس کی بولی کا اثر بھی اس پر پڑا اور بہت سے الفاظ اور ترکیب اُس کی اس میں مل گئی اور چونکہ قدیم زمانہ میں افغان لوگ یہودیوں کی رعیت بھی رہ چکے ہیں۔ اس لئے عبرانی زبان کا بھی اُس پر بڑا بھاری اثر پڑا۔ اور جب مسلمانوں کا دور دورہ ہوا تو عربی فارسی کی آمیزش بھی ہو گئی۔ پس یہ زبان ایک قسم کی مخلوط زبان ہو گئی جیسی کہ اُردو زبان ہے۔ اب اس زبان میں نظم ونثر کی قسم قسم کی کتابیں بھی تصنیف ہو گئی ہیں۔

بپٹسٹ کلیسیا کی مردم شماری

مردم شماری کی رپورٹ بابت ۱۹۱۱ء میں اس کلیسیا کی بابت مسٹر گیٹ یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ بپٹسٹ لوگ جن کے ہندوستانی مسیحیوں کا شمار انگلیکنو کے شمار کے اب قریب قریب ہے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ ان کا خاص مرکز بنگال ہے جہاں اُن کے شرکا کی تعداد قریب ⅔ ہے۔ علی الخصوص گنٹور۔ نلور۔ کرنول۔ اور کستنا اضلاع میں اس عشرہ میں وہ ۴۰۰۰۰ یعنی ۲۲ فیصدی کے حساب سے بڑھ گئے ہیں۔ برہما میں جہاں اس وقت اُن کی تعداد ۱۲۲۰۰۰ ہے وہ قریباً دوگنے ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ اضافہ غالباً کم ہے بہ نسبت اس کے جو شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ ۱۹۰۱ء میں بہتوں نے اپنا فرقہ نہیں بتایا۔ اس لئے وہ بپٹسٹ ظاہر نہیں کئے گئے۔ آسام میں اگرچہ اصل تعداد نسبتاً کم ہے تو بھی متناسب اضافہ زیادہ ہے۔ اس صوبہ میں بپٹسٹ مشنیں بہت برسوں سے کام کر رہی ہیں اور جو بیج ایسی محنت اور مشقت سے بویا گیا ہے اب اُس کی فصل تیار ہو رہی ہے۔

مشنوں کا اثر ہندوؤں پر

گذشتہ مردم شماری مسٹر گیٹ نے اپنی رپورٹ میں مشنوں کے کام پر ریویو کرتے ہوئے ہندوؤں پر ان کے اثر کی بابت اچھے ریمارک دیئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ مشنوں نے ہندوؤں کے درمیان ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ہندو شخص مسیحیت سے کوئی متعصبانہ مخالفت نہیں رکھتا جب تک کہ اس کو یہ نہ کہا جائے کہ تم اپنا مذہب چھوڑ دو تب تک وہ مسیحیت کی عمدہ عمدہ باتوں کی قدر کرنے اور مشنریوں کی تعلیم کو سننے کے لئے مستعد رہتا ہے۔ مسٹر مولونی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ایک برہمن ایک مشنری میٹنگ میں میر مجلس تھا۔ اور یہ تو عام بات ہے کہ ہندو لوگ اپنے بچوں کو مشن سکولوں اور کالجوں میں بھیجنے کے خلاف کچھ تعصب نہیں رکھتے۔ اسی طرح پر مسیحی خیال کا اثر ہندو رہتے ہوئے بھی بیشتر بہت سے ہندوؤں پر پڑتا ہے اور مسیحی علمی تصورات اور ترقی ہر جگہ مقبول عام ہو رہے ہیں تمام ہندوستان میں تعلیم یافتہ گروہوں کے درمیان وحدانیت کی طرف میلان بڑھتا جاتا ہے۔ ہندوستانی اخبارات کا یوروپین مطالعہ کنندہ اسبات کو دیکھ کر نہایت ہی حیران ہوا کرتا ہے۔ کہ مضمون نگار بائبل سے کیسا واقف اور مانوس ہے اور نہ ہی کوئی تمدنی شخص یہ بات دیکھنے میں ناکامیاب نہیں ہے کہ مسیحی خیالات کا اثر مجلسی یا معاشرتی مثلاً کثرت ازدواجی شادی صغر سنی اور ذات پات کی ابتری کے متعلق جو سوالات ہیں اُن پر مسیحی خیال کا اثر کیسا ہے"۔

تصحیح۔ ایک پادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بھائی واعظ صاحب نے جو عمدہ خط وکتابت کا نشان نور افشاں مطبوعہ ۲۰ مارچ صفحہ ۱۱ کالم ا کی سطرہ ۱ میں ۱۰۱۱ لکھا ہے۔ اس کی بجائے ۱۰۰۲ سمجھنا چاہئے"۔ لہٰذا ناظرین اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اس کو ویسا ہی استعمال کریں جیسا کہ درست کیا گیا ہے۔

دہلی میں عظیم الشان کیتھیڈرل کی تیاری

کچھ دن سے انگریزی اخبارات میں ہندوستان کے میٹروپالیٹن یعنی کلکتہ کے لارڈ بشپ صاحب ڈاکٹر لفرائے صاحب کی جانب سے اس امر پر زور دار اور پُر اثر الفاظ میں اپیل کی جا رہی ہے کہ ہندوستان کے پایہ تخت دہلی میں جہاں ممکن ہے کہ کسی وقت ایک بشپی علاقہ اور ممکن ہو کہ خود میٹروپالیٹن علاقہ کی ضرورت محسوس ہو جائے۔ ایک ایسے عظیم الشان شاہی کیتھیڈرل کی ضرورت ہے جو سلطنت ہند کی شایان شان ہو۔ اس کے لئے کم از کم ..... ۵ پونڈ یعنی، لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا ایک فنڈ کھولا جاوے۔ لارڈ بشپ صاحب کے یہ الفاظ ہیں کہ "ویسی عبادت کی ایک ایسی عمارت تعمیر کرنی چاہئے جو در اصل عظیم الشان ہو۔ سلطنت کے پایہ تخت کے لائق ہو۔ وہاں بڑے بڑے مذہبی کاموں کے حسب حال ہو جو ایسے دار السلطنت میں اکثر عمل میں آیا کرتے ہیں"۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ بھی یاد دلایا ہے کہ حضور شہنشاہ بھی اس میں دلچسپی رکھتے ہیں جنہوں نے اس فنڈ میں ..۱ پونڈ چندہ بھی دیا ہے۔ اور حضور ملکہ معظمہ نے ..۵ پونڈ۔ آرچ بشپ کنٹربری نے ..۵ پونڈ اور سابق میٹروپالیٹن نے ..۱ پونڈ دیا ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے صاحب نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ اور دل سے اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ہز ایکسیلنسی لیڈی ہارڈنگ نے وائسرائے صاحب کے حادثہ سے بچ جانے کی یادگاری میں ...۱ پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے بھی اس پمفلٹ میں جو ہندوستان کے میٹروپالیٹن نے شائع کیا ہے۔ ایک اپیل بھیجی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں "جو لوگ حکومت برطانیہ کے تحت میں ہندوستان کی بہبودی کے خواہاں ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ اس تجویز اور زور دار اپیل سے بے اعتنائی نہ کرینگے۔ جو ہندوستان کے میٹروپالیٹن نے نئی دہلی میں ہماری کلیسیا کا کیتھیڈرل بنانے کی خاطر کی ہے۔ یہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ ہم وفادار اس موقعہ پر اٹھیں اور یقین کریں کہ جو کچھ نذرانہ ہے وہ لائق طور پر دیا گیا ہے۔ کاش کہ خدا اپنی رحمت سے ایسے نازک وقت پر ہمیں ہمت عطا کرے۔ دلی شجاعت اور سخاوت اور ایسا استقلال بخشے کہ ہم اس روپیہ کو حقیقت نہ جانیں۔"

جاپان اور ہندوستان کے درمیان تجارت

دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ تو تجارت بہت سے جاری ہی ہے۔ اور ہندوستان ہیں یہاں کی ہشیار رعیت یا کی بڑی کھپت ہوتی ہے اور کروڑوں روپے آج ہندوستان سے ہر سال نکل جاتے ہیں۔ گرچہ سالوں سے جاپان اور ہندوستان کے درمیان تجارت جاری ہونے کے سبب سے اب وہاں بھی کروڑوں روپے جانے شروع ہو گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں کل میزان ۶ کروڑ ۲ لاکھ روپیہ کی تھی مگر گذشتہ پانچ سال کے اندر یہ میزان بڑھ کر دس کروڑ روپیہ تک پہونچ گئی ہے۔ اسی طرح جاپان سے پانچ سال پہلے ۵ کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ کے قریب چینی وغیرہ آتی تھی۔ مگر اب ۹ کروڑ ۴ لاکھ روپیہ ہر سال چلا جاتا ہے۔ واقعی غیر ممالک کو ہندوستان سونے کا انڈا دینے والی مرغی مل گئی ہے۔ یہ اور اسی قسم کے دیگر واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کی کچھ وقعت نہیں ہے۔ اور اگر کچھ ہے تو وہ بھی ہندوستان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی اور حسب حال نہیں ہے۔ اسی سبب سے تو ہندوستان روز بروز غریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آئے دن قحط کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان اپنی معزز معاشرت کے سامان مہیا کرنے کے لئے ابھی تک غیر ممالک کا محتاج اور دست نگر ہے۔ جب یہ حال تجارتی اور صنعت و حرفتی نقطہ خیال سے ہے تو بیجا صرف گورنمنٹ کی خواہش اور جد و جہد فضول اور بے معنی نہیں تو اور کیا ہے۔

سیونگ بنک میں اب کسقدر روپیہ جمع ہو سکتا ہے

گورنمنٹ برطانیہ ہر وقت اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبودی اور ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی نئی تجاویز اور سہولتیں ان کے لئے بہم پہونچاتی رہتی ہے۔ منجملہ دیگر تجاویز اور سہولتوں کے ایک یہ ہے کہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں قبل ازیں ہر سال پانچ سو روپیہ سے زیادہ جمع نہیں کرایا جا سکتا تھا۔ مگر اب ساڑھے سات سو روپیہ جمع ہو سکیگا۔ اسی طرح پیشتر ہر شخص کے حساب کی کل میزان کی تعداد دو ہزار روپیہ تھی۔ مگر اب اس کی مقدار میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور دو ہزار کی بجائے پانچ ہزار کر دی گئی ہے۔ اس تبدیلی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ دیگر بنکوں کی بجائے سیونگ بنکوں میں اکثر اپنا روپیہ جمع کروایا کرینگے۔ کیونکہ یہ بنک دیگر بنکوں کی نسبت نہایت ہی مضبوط ہیں یہ غالباً بنکوں کے کثرت سے دیوالے نکلنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ سرکار نے گو ان بنکوں کا نعم البدل مہیا کیا ہے۔ لیکن ابھی بھی اس میں بہت کچھ اصلاح اور ترقی کی ضرورت ہے۔ مگر پھر بھی یہ انتظام بہت اچھا ہے اور طمانیت بخش ہے۔

تم خدا کے مقدس ہو

انسانی تجربہ عامہ اور ذاتی تجربہ انفرادی اس حقیقت پر زور سے شہادت دیتے ہیں کہ انسان کا دل خدا کا گھر یا شیطان کا کارخانہ ہے۔ یہ ان حالتوں سے خالی کبھی بھی نہیں رہ سکتا۔ ایک نہ ایک اس میں ضرور بستا ہے۔ اس گھر کا خالی رہنا نا ممکن ہے۔ چنانچہ انجیل شریف میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے۔ پولس بڑے جوش اور زور سے کرنتھس کی کلیسیا کے ہر ایک فرد سے پوچھتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کے مقدس ہو۔ اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے؟ اگر کوئی خدا کے مقدس کو برباد کریگا خدا اس کو برباد کریگا۔ کیونکہ خدا کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو"۔ (۱ کرنتھی ۳: ۱۶ و ۱۷) خدا نے انسان کو یہی عزت اور شرف بخشتا ہے۔ کہ اس کو اپنا مسکن بنایا۔ یہ شرف اور اعزاز کیا انسان کے سوا کسی فرشتے یا کسی اور مخلوق کو کبھی حاصل ہوا ہے؟ اس سے انسان کے ساتھ خدا کا خاص تعلق اور اس کی خاص خوشنودی اور محبت مترشح ہوتا ہے۔ دیکھو خدا کا کلمہ یا دانائی کیا فرماتی ہے "اس وقت یعنی پیدائش عالم سے پیشتر میں بردہ کی مانند اس کے ساتھ تھی اور ہر وقت اس کے حضور خوشی کرتی تھی۔ میں اس کی زمین کی آباد اطراف میں شادی کرتی تھی۔ اور میری خوشنودی بنی آدم کی صحبت سے ہوتی"۔ (امثال ۸: ۳۰ و ۳۱) چنانچہ خدا نے کہا ہے کہ "میں ان میں بسونگا۔ اور ان میں چلوں پھرونگا۔ (۲ کرنتھی ۶: ۱۶) اور میں بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کرونگا (خروج ۲۹: ۴۵) یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ بہ حیثیت مجموعی خدا کو پیار کرتے

اور اس کے فرزند وارث ہیں۔ خدا انکے درمیان رہتا ہے۔ وہ قوم خدا کا گھر اور اس کا باغ ہوتی ہے۔ جیسے کہ اسرائیلی قوم تھی اور اب مسیحی لوگ ہیں۔ مگر رسول نے نہ صرف مجموعی طور پر بتایا بلکہ انفرادی طور پر ہر ایک مسیحی کو خدا کا مقدس بتایا ہے۔ کیونکہ خدا نہ صرف قوم ہی میں رہتا ہے بلکہ قوم کے ہر فرد میں بھی بستا ہے۔ انسان کا دل واقعی خدا کا گھر ہے۔ خدا اگرچہ سرودیا پک ہے۔ اور آسمان اور سارے آسمانوں کے آسمان تیری گنجائش نہیں رکھتے" (۲ تواریخ ۶: ۱۸) تو بھی وہ ہر مسیحی کے دل کی گپھا میں رہتا ہے۔ اسی لئے اس کو پاک اور مقدس رکھنے کا حکم رسول نے دیا ہے۔ اور بڑی سنجیدگی اور ژرف نگاہی اور زور کے ساتھ خاصکر حرامکاری کے گناہ پر زور دے کر کہتا ہے۔ "حرامکاری سے بھاگو۔ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں۔ مگر حرامکار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے۔ جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے۔ اور تم اپنے نہیں۔ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو۔" (۱ کرنتھی ۶: ۱۸-۲۰) خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا تعلق مسیحی کے ساتھ خصوصاً اور ہر شخص کے ساتھ عموماً صرف روحانی ہی نہیں بلکہ جسمانی بھی ہے۔ اسی لئے تو خدا نے خاص بنی آدم کی پاکیزگی اور طہارت کے لئے اپنے بیٹے پیارے خداوند مسیح کو بھیجا تاکہ گناہ کے جرم سے انسان کو چھڑائے اور نجاست سے پاک کرنے کے لئے روح القدس عنایت کرتا ہے۔ جو شخص اپنے اس اعزاز اور تعلق کو جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا ہے ناچیز اور حقیر سمجھتا ہے خدا اس کو برباد کرے گا۔

انسان برہم پور ہے

یہ تعلیم نہ صرف انجیل ہی کی ہے بلکہ اپنشدوں میں بھی واضح طور پر درج ہے۔ چنانچہ چھاندوگیہ اپنشد ۸۔۱۔۱ سے ۵ وغیرہ میں درج ہے۔ "گرو کہتا ہے۔ اب اس برہم پور (برہم کے شہر) میں جو محل ہے (یعنی یہ چھوٹا سا کنول یعنی دل) ہے۔ اس میں جو چھوٹا سا آکاش ہے جو اس آکاش کے بیچ میں ہے اسی کی تلاش کرنی چاہیے۔ اسی کو جاننا چاہیے۔ اور اگر وہ (یعنی شاگرد) اس سے کہیں۔ اب برہم کے اس شہر (برہم پور) اور اس میں یہ محل ہے۔ اور وہ چھوٹا سا آکاش جو کنول کے اندر ہے۔ اور وہ جو اس میں ہے جس کی تلاش کرنی چاہیے۔ یا اس کو جاننا چاہیے۔ تب گرو کہے جس قدر بڑا یہ آکاش (یعنی روشن گل) ہے۔ اسی قدر بڑا وہ آکاش ہے جو دل کے آکاش میں ہے۔ آسمان اور زمین اگنی اور وایو۔ سورج اور چاند بجلی اور ستارے جو کچھ یہاں موجود ہے۔ اور جو کچھ موجود نہیں وہ سب اس برہم میں ہیں۔ (جو دل کے کنول کے آکاش کے اندر موجود ہے)" وغیرہ۔ اس پر مادھو اچاریہ جی لفظ برہم پور کے معنی "برہم جو پورم کہلاتا ہے" بیان کرتے ہیں۔ اس لفظ برہم پور کے معنی جسم کے بھی ہیں۔ جو خدا کا شہر یا ہیکل ہے۔ چنانچہ ذیل کے دو منتروں میں یہ لفظ جسم کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ "یہ دل جو کنول کی شکل کا ہے (انگوٹھے کے برابر) چھوٹا سا ہے۔ گناہ سے آزاد ہے (کیونکہ یہ سمادھی کا استھان ہے) یہ اس اعلیٰ ترین کا محل ہے (کیونکہ وہ پرماتما اس دل ہی میں رہتا ہے) اور یہاں ہی اس کا دھیان کرنا چاہئے) جو شہر کے وسط میں واقع ہو۔ (یہاں پور کے معنی ہیں شہر کے جو جسم سے مراد ہے۔ کیونکہ یہ کنول جسم کے وسط میں ہے) دل کے اس چھوٹے سے کنول میں چھوٹا سا آکاش ہے۔ جہاں پر رنج سے آزاد ایک آکاش رہتا ہے۔ اسی پر دھیان لگانا چاہئے۔" (تیتریہ آرنیک ۱۰۔۱۰۔۷) اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ پورم سے مراد وہ ظرف مکان ہے جس میں یہ کنول ہے یعنی دل اس پورم میں ہے۔ پس یہاں پورم سے مراد یقینی جسم ہے۔ اسی مقام کے لحاظ سے لفظ برہم پور کے معنی برہم کا شہر یا جسم لئے گئے ہیں جس میں یہ چھوٹا سا کنول ہے۔ جو دل کہلاتا ہے۔ ایک اور شروتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے فقرہ خدا کا مقدس کے معنی یہ جسم ہے۔ شروتی یہ ہے۔ "یہ دیہم تھریم نمہ ایتید آدیم دیو سدنم۔ یہ جسم دراصل خدا کا پہلا مقدس ہے۔ یہاں جسم دیو سدنم کہلاتا ہے۔ ان دونوں منتروں سے ظاہر ہے کہ یہ جسم خدا کی ہیکل متصور ہوتا ہے۔" (دیکھو چھاندوگیہ اپنشد معہ ٹیکا موسومہ ... تیرتھ کا انگریزی ترجمہ شائع کردہ پانینی آفس الہ آباد)

انگریزی ممالک اور ہندوستان میں اخبار بینی کا تناسب۔

یورپ اور امریکہ میں اخبار بینی کا شوق درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ صرف ممالک متحدہ امریکہ میں ۲۲۸۰۰ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ ان میں ۲۴۷۲ روزانہ اور دن رات میں کئی کئی مرتبہ شائع ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار اخباروں کی تعداد ۱۶۲۶۹ ہے اور ۲۵۹۰ ماہواری اور چند روزہ ہیں۔ روزانہ اخبارات میں سے دو سو ایسے ہیں جن کے خریداروں کی مجموعی تعداد ایک کروڑ ہے۔ پانچ علمی رسالوں کے خریداروں کی تعداد پچاس لاکھ ہے۔ انکل اخباروں کی خریداری کی اوسط لگائی جائے تو دو کروڑ تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ وہاں کی مردم شماری صرف ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر ایک آدمی کئی کئی اخباروں کا خریدار ہے۔ یہ اخبار بینی کا شوق یورپ اور امریکہ میں ہے۔ لیکن اس کے مقابل میں ہندوستان کی کیا حالت ہے؟ بہت ہی گری ہوئی حالت۔ نہ تو اخبار بینی کا شوق ہے۔ اور نہ ہی اخبارات اس پایہ کے اور آزادانہ ہوتے ہیں جس پایہ کے یورپ اور امریکہ کے ہوتے ہیں۔ وہاں کے اخبارات میں روز روز دنیا کی خبریں۔ جدید تحقیقات سے واقفیت حاصل کرنے کے سامان اور ذریعے۔ نئے نئے علمی مسایل اور تحقیقات کی دلچسپ اور مفید خبریں اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ پر جائز اور موزوانہ نکتہ چینیاں ہوتی اور اس کو نہایت مفید اور عمدہ صلاح و مشورہ دیئے جاتے ہیں۔ ہر فن کے علیحدہ علیحدہ اور مبسوط مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر مذاق کے آدمی اس کو خریدتے اور اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ اسی لئے نہ تو اس پایہ اور مذاق کے اخبارات ہی ہیں اور نہ ہی لوگوں کو شوق ہے۔ آزادگی کی قدر کو نہ تو ہندوستان کے اخبارات جانتے ہیں اور نہ ہی ان کو ویسی آزادگی ملتی ہے۔ جس آزادگی کے دلدادہ ہیں وہ سرکار کے سامنے معیوب ہے۔ اسلئے پریس ایکٹ کا شکار اخبارات کا ہو جانا خصوصاً آجکل ایک معمولی بات ہے۔ الغرض نہ تو اخبار نویس ہی کے لئے ہندوستان



ہیں سامان موجود ہیں اور نہ ہی اخبار بینی کے شائق ۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ اخبارات کی تعداد بھی کم بلکہ بہت ہی کم ہے۔

شاہ ایران کا باورچیخانہ

ایک انگریزی اخبار راوی ہے کہ شاہ ایران کے باورچی خانہ کے برتنوں کی قیمت ۳۵ لاکھ پونڈ یعنی ۵ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ ہر دیگچی پر سونے کا ملمع ہے۔ اور طشتریاں خالص سونے کی بنی ہوئی ہیں۔ چھری کانٹے بھی خالص سونے کے ہیں۔ کئی چھریاں اور کانٹے اور چمچے ایسے ہیں۔ کہ جن کے دستوں پر بڑے بڑے قیمتی جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور کھانا پکاتے وقت بھی چاندی کی چھریاں اور چمچے مستعمل ہوتے ہیں۔ یہ حال صرف باورچی خانہ ہی کا ہے۔ تو باقی سامان گھر کا اور لباس وغیرہ کی ترتیب خدا ہی پناہ ہے۔ خوراک کا اور دیگر اخراجات کا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے۔

ایک کوہ آتش فشاں پر موت

گذشتہ چند برسوں سے موسم سرما میں کوہ آتش فشاں فوجی یاما پر چڑھنے کی کئی بار کوشش کی گئی۔ مگر سوائے ایک مرتبہ کے چڑھائی میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور ان چڑھائیوں کا انجام خطرات سے پر ہی رہا۔ لیکن جو واقعہ حال ہی میں معرض ظہور میں آیا ہے وہ بڑا عجیب اور درد انگیز ہے۔

اس موقعہ پر جو لوگ اس پہاڑ پر چڑھے وہ شمال مغربی جاپان کے سکی کلب کے ممبران تھے۔ جو نہایت ہی سرد موسم میں برف پر چلنے کے عادی ہیں۔ اب کی دفعہ وہ چٹانوں پر چڑھ گئے۔ اور ۵۰۰۰ فیٹ کی بلندی پر پانچویں مقام پر بلا کسی قسم کی تکلیف کے چڑھ گئے۔ فوجی یاما پر جس قدر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا وہ صرف موسم کی خرابی ہی کی وجہ سے تھیں۔ لیکن اب کے اگرچہ موسم اچھا تھا تو بھی نقصان اور تکلیف بہت ہوئی۔ چنانچہ یہ پارٹی مذکورہ بالا مقام سے روانہ ہو کر آخرکار آٹھویں مقام (۱۰۵۰۰ فیٹ) کی بلندی پر پہنچ گئی۔ اس مقام پر سطح نہ صرف ڈھلوان ہی تھی بلکہ بہت ہی زیادہ عمودی تھی۔ جب پارٹی یہاں پہنچی تو سب سے پہلا آدمی پاؤں پھسل جانے کے سبب سے گر گیا اور لڑھکنے لگا جو آدمی اس پارٹی میں سب سے پیچھے تھا۔ اُس نے اُس لڑھکتے ہوئے کو بچانے کی کوشش کی مگر وہ بھی گر گیا۔ اور لڑھکنے لگا۔ اب یہ دونوں لڑھکتے لڑھکتے دور تک چلے گئے۔ بلکہ تقریب ۱۵ سو فیٹ تک جا۔ ایک شخص مسٹر نکاہاشی کی کلائی ایک نوکدار چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی لیکن اگرچہ اس طور پر رک جانے کے سبب سے اُس کا ساتھی آگے لڑھکتا ہوا چلا گیا۔ مگر وہ خود مرگیا۔ اُس کا ساتھی مسٹر سکائی ۵۰۰ فیٹ تک اور لڑھکتا گیا تا وقتیکہ اس کا سر ایک چٹان سے لگا۔ اور وہ وہاں ہی ہلاک معدوم ہو گیا۔ اس پارٹی کے باقی ممبران بہت ہی آہستہ آہستہ اور مشکلات کے ساتھ نیچے کو اُترے اور مسٹر نکاہاشی کے پاس پانچویں سٹیشن تک پہنچ گئے۔ اور اُس کی امداد کی اور مسٹر سکائی کی لاش کو چٹان ہی کے ساتھ باندھ کر تاکہ ضائع نہ ہو جائے نیچے کو اُتر گئے۔

ہندوستان کی تعلیمی ترقی

ہندوستان میں اگر کسی شعبے کے اندر ترقی کے آثار نظر آتے ہیں تو وہ ایک طرف تو مذہبی نقطۂ خیال سے مسیحیت ہے۔ جس نے گذشتہ دس بارہ سالوں کے اندر پیاسہ گنا ترقی کی ہے۔ جیسا کہ ہم کسی گذشتہ اشاعت میں دکھا چکے ہیں۔ مگر دوسری طرف تعلیمی شعبہ ہے جس میں اسی قدر زمانہ گذشتہ میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ کمشنر مردم شماری مسٹر گیٹ نے اُس کی تشریح بالتصریح کر دی ہے۔ چنانچہ مدراس کو چھوڑ کر کل ہندوستان میں لکھے پڑھوں کی تعداد گذشتہ مردم شماری کی بہ نسبت فیصدی زیادہ تھی ہے۔ مگر مدراس میں ۲۸ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اس معیار پر لحاظ کر کے مسٹر گیٹ تصور کرتے ہیں کہ اس لحاظ سے تمام ہندوستان میں لکھے پڑھے ہوؤں کی تعداد میں مذکورہ بالا تعداد کی بہ نسبت کم از کم ۵۰ فیصدی سے زیادہ بالضرور ہوگی۔ لکھے پڑھوں کی تعداد میں ۱۵ء۷ ملین سے ۱۸ء۶ ملین کا اضافہ ہوا ہے۔ لکھے پڑھے مردوں میں ۱۵ اور مستورات میں ۶۱ فیصدی کی ترقی ہوئی ہے۔ یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستورات میں جو تعلیمی ترقی ہوئی ہے۔ اُس کا تناسب نہایت ہی تسلی بخش حوصلہ افزا ہے۔ اور اگرچہ اُن کی میزان ابھی کم ہے۔ تو بھی جہاں بیس برس قبل ازیں نصف ملین سے کم تھی۔ اب ۱½ ملین ہو گئی ہے۔ اور توقع ہے کہ آئندہ کو اُن کی ترقی میں اس سے بھی زیادہ اضافہ ہوگا۔ کیونکہ مستورات کو بے علم رکھنے کا خیال نہ صرف دن بدن کم ہوتا جاتا ہے بلکہ اُن کی تعلیم کے حق میں تو میں دل و جان سے کوشش کر رہی ہیں۔ پردہ کا رواج جو اس صیغہ میں [illegible] اور روک ہے وہ آجکل اُٹھتا جاتا ہے۔ چنانچہ برما میں جہاں پردہ کی رسم کا رواج نہیں ہے۔ لکھی پڑھی مستورات کا تناسب سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ اور اسی طرح کوچین اور ٹراونکور میں بھی ترقی ہے۔

ہندوستان کے مختلف اہل مذہب میں ترقی تعلیم

اوپر ہم نے تعلیم کی ترقی عامہ کا اختصاراً ذکر کیا ہے۔ اب اس امر کو مدنظر رکھ کر تعلیم کی حالت پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ کس مذہب کے پیروؤں اور قوم نے کیا کیا ترقی اس شعبہ میں کی ہے۔ مسٹر گیٹ نے اس بات کو بھی بخوبی واضح کر دیا ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ مختلف مذہبی جماعتوں میں سے بلحاظ تعلیم پارسیوں کا نمبر اول ہے۔ اُن کے کل میزان میں سے فی ہزار ۷۱۱ پڑھے ہوئے ہیں۔ اور اگر اُن میں سے پندرہ برس کی عمر تک کے لڑکے خارج کر دیئے جاویں تو اُن کا تناسب ۸۳۱ تک بڑھ جاتا ہے۔ اُن میں قریباً ۹/۱۰ مردوں اور ۲/۳ عورتوں میں سے لکھے پڑھے موجود ہیں۔ جین مت والے جو عموماً تجارت پیشہ دوکاندار ہیں تعلیمی لحاظ سے ان کے بعد ہیں اور گذشتہ دس سالوں کے اندر لکھی پڑھی مستورات کی تعداد میں ان کے اندر دگنا اضافہ ہوا۔ بدھ مت والے جین مت والوں کے لگ بھگ ہیں اور مسیحی لوگ بدھ مت والوں کے مساوی ہیں مسیحیوں میں یہ امر قابل غور ہے کہ مستورات مردوں سے قریباً نصف تعلیم میں ہیں۔ اور اگر برطانوی اور اینگلو انڈین کرسچنوں کو ہندوستانی

مسیحیوں سے الگ کر دیا جاوے تو تعلیمی لحاظ سے اُن کا شمار بہت ہی قابلِ اطمینان اور مسرت بخش ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مسیحی زیادہ تر اکثر نیچی اور ادنےٰ ذات کے ہندوؤں میں سے ہیں جو قریب بالکل اَن پڑھ ہیں تو اُن کی تعداد کا تناسب ہندوؤں کی تعلیمیافتہ تناسب سے تین گنا اور محمدیوں سے چار گنا سے زیادہ ہے ہر چہ ہندوستانی مسیحی میں سے ایک آدمی لکھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی مسیحی ہونے کے وقت مدرسہ میں تعلیم پانے کی عمر ختم ہو چکی تھی۔ یہ نتیجہ مشنری تعلیمی کام کے بڑے موثر اور کامیاب ہونے کی ایک خاص شہادت ہے۔ مسیحیوں کے بعد اس لحاظ سے سکھوں کا نمبر آتا ہے۔ جن میں ہر دس مرد پیچھے ایک مرد اور ہر [illegible] عورات پیچھے ایک عورت لکھی پڑھی ہے۔ یہاں اگرچہ مردانہ تعلیم میں قدرے ترقی ہوئی ہے۔ تو بھی مستورات میں ترقی دو گنی ہے۔ ہندوؤں کے درمیان لکھے پڑھوں کا تناسب قریب قریب اتنا ہی ہے جتنا سکھوں کا یعنی فی ہزار ۱۰۰ مرد اور [illegible] عورت لکھی پڑھی ہے۔ جبکہ مسلمانوں میں فی ہزار ۹ مرد اور [illegible] مستورات لکھی پڑھی ہیں۔ اور ماسوائے انیمسٹک فرقوں کے جن میں کہ [illegible] مرد اور [illegible] عورت فی ہزار لکھ پڑھ سکتی ہے سب سے نیچلے درجہ پر ہیں۔ محمدی لوگ اس فہرست میں سب سے نیچے اس لئے ہیں کہ اُن کی زیادہ آبادی شمال مغربی ہندوستان اور مشرقی بنگال میں ہے۔ علاقہ اول الذکر میں تمام تعلیم سب سے پیچھے ہے۔ اور موخر الذکر علاقہ میں مسلمان اکثر حقیر جاتیوں میں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ مگر اس کے مقابل میں صوبجات متحدہ آگرہ صوبہ متوسط اور بمبئی احاطہ میں سندھ کا علاقہ اس سے مستثنےٰ ہے تعلیمی تناسب میں ہندوؤں کے برابر یا اُن سے بڑھکر ہیں۔

کل ہندوستان میں انگریزی خوانوں کی تعداد

کل ہندوستان میں [illegible] آدمی ایسے ہیں جو انگریزی پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ بہ ہر سامعین کو چھوٹی سی جماعت کو جن کی تعداد ۵۵۰۰ ہے۔ چھوڑ کر فارسی لوگ انگریزی زبان دانی میں اول نمبر ہیں۔ اُن کے شمار میں سے نصف مردوں اور عورتوں میں سے ۱/۴ انگریزی لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں فارسی لوگ فرانسیسی زبان کا بکثرت مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اُن میں سے بہت سی مرد اور عورتیں خوبی کی فصاحت سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کا اسسال کی مردم شماری کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریزی کی تعلیم بڑی سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ انگریزی جاننے والوں کی تعداد میں سنہ۱۹۰۱ء کی بہ نسبت اس مردم شماری میں ۵۰ فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے اگر ہم تناسب میں اور کل تعداد بھی دیکھیں تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ بہر صورت سے بنگالی زبان میں بہت ہی ترقی ہوئی ہے۔ اگرتا ہی ترقی برہما اور بعض چھوٹی چھوٹی دیسی ریاستوں میں اس سے زیادہ ہے۔

پنجاب میں تعلیم کی حالت

پنجاب میں ۹۹۰۰۰۰ آدمی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ مردوں کا تناسب ۹۳ اور عورتوں کا ۶ فی ہزار ہے۔ جیسی طبعی بڑے بڑے شہروں کے لوگ دیہات کے لوگوں کی نسبت اچھے تعلیمیافتہ ہیں۔ شہر لاہور میں مردوں میں سے ۱/۲ سے زیادہ اور عورتوں میں سے ۱/۴ لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ یورپین اور انگلو انڈین کو چھوڑ کر پنجاب میں کل ۸۹۰۰۰ آدمی انگریزی لکھ پڑھ سکتے ہیں یعنی کل آبادی میں سے ۶۲ مرد اور تین عورتیں فی دس ہزار سنہ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں پڑھے لکھے ہوؤں میں قریب ۴۰۰۰ کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ کچھ تو غالباً اس سبب سے کہ تعلیم کا نیا معیار جاری ہو گیا ہے اور کچھ طاعون کی وجہ سے۔ مگر برعکس اس کے مستورات کی تعلیم میں حیرت افزا اضافہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ ہندو مسلمان اور سکھ سب کے سب تعلیم النسواں کے مشتاق اور اس میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

نہایت ہی چھوٹا انجن

سائنس بھی کیا علم ہے کہ ناممکن سی ناممکن بات کو ممکن بنا دینا اس کا کام ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اُس سے حیثیت زیادہ انسانی دماغ کی وسعت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ سُنا جاتا ہے کہ ایک ایسا سٹیم انجن تیار ہوا ہے جس کا وزن گیہوں کے چار دانوں سے زیادہ نہیں ہے۔ اور قد میں عام مکھی سے چھوٹا ہے۔ آدھ سیر میں ایسے ایسے دو ہزار انجن چڑھ سکتے ہیں۔ اس کا پیسٹن منٹ میں دو ہزار چکر لگاتا ہے۔ بظاہر اس کے چکر دکھائی نہیں دیتے۔ مگر جب وہ چلتے ہیں تو اُن سے مکھی کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اُس کی طاقت ایک گھوڑے کی طاقت کے برابر ہے۔ شاید گپ ہو

لکڑی کے برادہ کی شکر

کھجور، چقندر، گنا وغیرہ کی شکر تو ہم سنتے اور دیکھتے ہی تھے۔ مگر اب سنا گیا ہے کہ لکڑی کے برادہ سے بھی شکر اور کھانڈ بنا کریگی۔ چنانچہ کلاسن نامے ایک انگریز نے ایک ایسی ترکیب نکالی ہے کہ لکڑی کے برادہ سے شکر بنائی جا سکے۔ سو من برادہ چوب سے ۲۵ من عمدہ شکر اور اس ۲۵ من شکر سے ۲ من شراب بنائی جا سکتی ہے۔ اگر یہ ترکیب کامیاب اور مروج عام ہو گئی تو لکڑی کے برادہ کی بڑی قدر ہو جائیگی جس کو ابھی کوئی نہیں پوچھتا وہ پڑیوں میں بکیگا۔

بہار اور اڑیسہ میں غلامی کی ایک صورت

اس علاقہ میں یہ دستور ہے کہ غریب کاشتکار اور مزدوروں کو جب کبھی روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ قرض خواہ کو انگوٹھا لگا کر تمسک لکھ دیتے ہیں اور سود کے عوض میں اپنے لڑکے یا بھائی وغیرہ کو قرضخواہ کا غلام بنا دیتے ہیں جب تک روپیہ ادا نہیں ہوتا تب تک وہ مہاجن کی مزدوری کرتا رہتا ہے اور اسی کے پاس سے اس کو روٹی کپڑا ملتا رہتا ہے۔ اسی طرح جب تک قرض ادا نہ ہو عمل جاری رہتا ہے۔ اور یوں دس دس بیس بیس سال گذر جاتے ہیں۔

مراسلات

کوریا میں مسیحیت

پہلا باب

ایشیا کے مشرقی ساحل پر ایک نہایت دلکش ملک واقع ہے۔ اس کے شمال میں منچوریا مشرق میں جاپان اور جنوبی مغربی سمت میں ملک چین کے وسیع قطعات ہیں اور مرکز میں جس کا رقبہ ۸۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ مسیح سے ۱۱۲۲ سال پہلے کیجا نام ایک مشہور و معروف بادشاہ مقام پنگ یانگ میں سلطنت کرتا تھا۔ اس کے بعد تین ہزار برس تک قوم شائستگی میں کچھ ترقی کی اور پہلے کے مانند تنہائی اور سستی اور خود بینی میں زندگی بسر کرتی رہی۔ وہ اپنی قدیم تواریخ پر فاخر اور شور انگیز رکاوٹوں کے سبب باقی دنیا سے جدا رہی ہے۔ پچیس سال کا عرصہ ہوا کہ ایک عجیب تبدیلی وقوع میں آئی اور خداوند اس عجیب ملک کو زیادہ تر روحانی صف میں سب سے آگے کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے ہاتھ نے ملک کے دروازے کھول دیئے اور مسیحی مبشران زندگی کا پیغام لیکر اس میں داخل ہوئے۔ دربار لڑائیوں اور مذہبی تنگی نے لوگوں کی رسم اور روحانی زندگی کو بدل ڈالا اور گزشتہ پچیس سال کے عرصہ میں کوریا کے باشندے ایسے عجیب طرح سے خداوند کو قبول کیا کہ جس سے تمام دنیا دنگ ہے۔ کوریا کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے۔ پچیس سال کے عرصہ میں مسیحی مبشروں کی کوشش سے جو کہ تعداد میں قریب تین سو ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ باشندے غیر مذہب کی تاریکی سے بچا کر مسیح کے پاس لائے گئے ہیں۔ اور مسیحیوں کی کل تعداد دو لاکھ ہے۔ لیکن کوریا میں مسیحی مذہب کی ترقی کا ثبوت نو مریدوں کی زیادتی نہیں۔ بلکہ ان کی سرگرمی اور جوش جو کہ روحوں کے واسطے ہے ان کی ترقی کا خاص ثبوت ہے ان کی غیرت لوگوں کو مسیح کے پاس لانے میں دوسرے مسیحی کاموں کے لئے باعث تقویت ہے۔ اور ان کا ایمان خدا پر ایسا ہے جو کہ پہاڑوں کو ہلاتا ہے۔ کوریا میں مشنری صاحبان وہاں کے باشندوں کی مانند روحوں کو بچانے کے لئے نہایت خواہشمند ہیں۔ ان کے ایمان اور جوش کا سبب آغاز ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء میں بشارتی مشن کی مجلس عام میں ہوا۔ جو کہ مقام سیول میں منعقد ہوئی تھی۔ اس بڑی مجلس میں یہ بات پیش کی گئی کہ آئندہ سال میں جب تک کہ مسیحی لوگ دس ہزار روحیں بچا نہ لیں چین نہ لینگے۔

ناظرین پر یہ تجویز بجلی کا سا اثر کر گئی۔ پچیس سال کی وہ بہادری اور قوت جو کہ ان کی خود انکاری کی بدولت ظہور میں آئی اس کا نتیجہ یہ تھا کہ دو لاکھ روحیں مسیح کے پاس آ چکی تھیں لیکن اب یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ دعا اور کام سے دس لاکھ اشخاص ایک سال میں بچائے جائیں۔ یہ تجویز ایک لمحہ کے جوش کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ الٰہی مرضی تھی۔ جو کہ سلسلہ وار کوریا مشن کی تواریخ میں معرض ظہور میں آئی۔ اور نیز ان مشنری صاحبان کی لگاتار دلی دعا کا نتیجہ تھا۔ جنہوں نے اپنی زندگی خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کی تھی سنہ ۱۹۰۷ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک کوریا میں روح القدس کا خاص نزول ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہاں کے لوگوں نے نئی زندگی یہاں تک پائی کہ تمام دنیا کے مسیحی متعجب ہوئے۔ اس واقعہ کے ایک دو سال بعد سونگ دو کی مشنری صاحبان کی چھوٹی سی جماعت نے دعا اور مسیحی خدمت میں اپنی کمزوری کو پورے طور پر محسوس کیا کہ ان کے علاقہ میں کلیسیا کا روحانی جوش ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے۔ پس انہوں نے یہ ٹھہرایا کہ ایک ہفتہ دعا اور بائبل کے مطالعہ میں صرف کیا جائے۔ اس ہفتہ کے چوتھے روز ایک مجلس آدھی رات تک جاری رہی اور تین مشنری صاحبان یعنی ڈاکٹر ڈبلیو ٹی ریڈ۔ پادری سی ایم بی سٹاکس اور پادری ایف کے گیمبل صاحب نے ملکر تمام رات دعا میں صرف کریں جبکہ وہ دعا میں مصروف تھے۔ صبح کے چار بجے خدا کی روح ان پر بڑے زور سے نازل ہوئی۔ اس سے تھوڑی ہی مدت بعد وہ سارا دن دعا میں صرف کرنے کے لئے فراہم ہوئے دوپہر کے وقت جبکہ وہ دعا کر رہے تھے انہوں نے اچانک خدا کی حضوری کو کمرے میں محسوس کیا۔ وہ تعریف اور خوشدلی سے اُٹھے اور ان کے دلوں میں اس بات کا پورا یقین تھا کہ خدا جلد اپنی قدرت کو کوریا میں عجیب طور سے ظاہر کریگا۔

ان تینوں نوجوان مشنری صاحبان کے دل میں دعا کا عجیب شوق پیدا ہو گیا۔ اس کی تھوڑی مدت بعد انہوں نے بہت سے کوریا کے باشندوں کے ساتھ پہاڑ کے پہلو میں ایک ہفتہ بسر کیا اور سات دن خدا کی روح کے نزول کے لئے دعا کرتے رہے ان دعائیہ جلسوں کے اختتام پر سٹاکس صاحب گرد و نواح کے شہروں میں دورہ کرنے کے لئے گئے۔ اور ان کے دل میں روحوں کے لئے آگ لگ رہی تھی۔ اپنے دوروں میں انہوں نے کوریا کے لوگوں سے درخواست کی کہ دعا اور بشارت کے کام سے ضلع میں پچاس ہزار روحیں سال آئندہ میں بچائیں۔ انہوں نے اس بات کو بڑی خوشی سے منظور کیا اور نہایت سرگرمی سے کام میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ جنوبی میتھوڈسٹ چرچ کی سالانہ کانفرنس میں جو کہ اس کے چند ہی ہفتہ بعد منعقد ہوئی فیصلہ کیا کہ ہم دو لاکھ روحوں کو بچائے بغیر چین نہ لینگے۔ اس وقت ڈاکٹر ریڈ صاحب کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ آنے والے سال میں تمام مشنری صاحبان اس تجویز پر متفق الرائے ہوں جو کہ کوریا کی کلیسیا کے لئے باعث تقویت ہے۔ اکتوبر کی ۹ تاریخ کو مجلس عام کے ایک جلسہ میں ڈاکٹر ریڈ صاحب نے کھڑے ہو کر پیش کیا کہ تمام مشنری صاحبان ایک نئی تجویز پر کاربند ہوں۔ ایک کمیٹی اس تجویز کو سوچنے کے لئے مقرر ہوئی اور ریڈ صاحب اس کے میر مجلس قرار دیئے گئے۔ اس کمیٹی نے نہایت سوچ بچار اور دعاؤں کے بعد سال آئندہ کے لئے یہ رائے پیش کی کہ ہم سال آئندہ میں دس لاکھ روحیں بچانے کے بغیر چین نہ لینگے۔ اس تجویز کو منظور ہوئے تین گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ ڈاکٹر چیز و مسٹر چاپ مین اور مسٹر ایم ایلگزینڈر صاحب اور ان کے ساتھی مشرق کی طرف سے مشنری دورہ کرتے ہوئے سیول میں پہنچے۔ پانچ روز تک ڈاکٹر چاپ مین اور الگزینڈر صاحب کوریا کے شہر میں اور وہاں کے باشندوں کے جلسے منعقد کرتے رہے جو کہ سب کے

سے ایک بڑی برکت کا باعث ٹھہرے اور کہ عبادتخانوں میں خدا کی حضوری خاص طور پر موجود تھی۔ بہت سے کوریا کے لوگوں نے مسیح کو قبول کیا۔ اور مشنری صاحبان نے اپنے کام کے لئے نئی تجویز پر کاربند ہونے کے لئے بڑی قوت حاصل کی۔ اس نئی تجویز پر کاربند ہونے کے لئے دعا اور خدا کے کلام کا پڑھنا اور شخصی کام استعمال میں لائے گئے۔ اس بڑی مہم کو انجام پر پہنچانے کے لئے سب سے پہلے دو ہفتے دعا اور مناجات کے لئے مقرر کئے گئے۔ اس کا اشتہار سیول سے مختلف مشن کے اسٹیشن پر بھیجا گیا۔ اور کوریا کے لوگ مسیحی مبشروں کے ساتھ رات اور دن دعا میں لگے رہے اور خدا کی روح کے نزول کے لئے دعا کرتے رہے۔ آجکل کوریا میں لوگوں کے بے شمار گروہ ہیں۔ جو کہ دعا میں مصروف رہتے ہیں اور بہت سے مشن کے اسٹیشن میں ہر روز دوپہر کے وقت دعائیہ جلسے ہوتے ہیں۔ وہ ایمان اور جوش جو کہ کوریا کے مسیحی اپنی دعاؤں میں ظاہر کرتے ہیں یورپ اور امریکہ کے مسیحیوں سے کہیں بڑھکر ہیں تمام دن اور رات کا دعا میں بسر کرنا ان کے لئے ایک معمولی بات ہے بعض مرتبہ وہ پہروں کے پہلو میں سرد زمین پر گھنٹوں اپنے گھٹنوں پر جھک کر خدا کے روح کے نزول اور گمگشتہ لوگوں کے نجات کے لئے نہایت عاجزی سے دعا کرتے ہیں

دوسرا بڑا وسیلہ جو روحوں کو بچانے کے لئے روحانی لڑائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ کوریا کے کلیسیا کے ہر ایک شخص پر یہ زور دیا جاتا ہے کہ جہاں کہیں وہ جاوے خدا کے کلام کو اپنے ساتھ رکھے اور ہر روز مطالعہ کرے۔ اور جنہوں نے نجات نہیں پائی ان کو مسیح کے پاس لانے کے لئے کلام کے خاص مقامات پڑھکر سنائیں۔ مرقس کی انجیل کی ایک خاص طبع تیار کی گئی ہے جو کہ کوریا کے مسیحیوں کے پاس بیچی جاتی ہے۔ اور وہ اس کو ہوشیاری سے لوگوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں کوریا کے لوگ غالباً تمام مشرقی ملکوں میں سب سے زیادہ غریب ہیں لیکن تھوڑے سے عرصہ میں انہوں نے دو لاکھ مرقس کی انجیلیں خریدیں اور روحوں کے بچانے کے لئے مفت تقسیم کرتے ہیں۔ گمراہ لوگوں کو خداوند کے پاس لانے کا تیسرا بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر روز لگاتار لوگوں کے درمیان شخصی کام کرتے ہیں۔

وہ دلی آرزو جو کہ کوریا کے لوگوں میں روحوں کے بچانے کے لئے ہے۔ مغربی ممالک کے لوگوں میں نہیں ہے۔ کوریا کے بہت سے کلیسیاؤں میں یہ دستور ہے کہ وہ کسی شخص کو جب تک وہ کسی روح کو مسیح کے پاس نہ لاویں کلیسیا کا ممبر نہیں بناتے ہیں وہاں شخصی کام کرنے کی یہ ایک نہایت عجیب رسم ہے۔ کہ وہ کئی دن بلکہ ہفتے ہم گمگشتہ اشخاص سے شرعی طور پر ملنے میں صرف کرتے ہیں۔

جب میں کوریا میں واپس گیا تو سب سے پہلے میں ایچون نام ایک گاؤں میں جہاں کہ جنوبی میتھوڈسٹ والوں نے بعد اپنے دیسی مددگاروں کے ایک کانفرنس کی تھی

لوگوں کے سامنے ایک درخواست پیش کی گئی کہ آنے والے تین مہینوں میں خاص طور پر کچھ اور خدا کی خدمت کے لئے دیویں اس کے بعد ایک نہایت خوش منظر دیکھنے میں آیا۔ مرد اور عورتیں اس مکان میں جہاں کانفرنس ہو رہی تھی ہر طرف کھڑے ہو گئے اور اپنی خدمت کے دنوں کو پیش کیا۔ ایک سوداگر نے کہا کہ میں ہمیشہ اس کام کو کیا کرونگا۔ ایک ملاح نے کہا کہ میں ان تین مہینوں میں سے دو مہینہ خدا کی خدمت کرونگا۔ ایک اور شخص نے کہا کہ میں سوائے اتوار کے دن کے اور سب وقت خدا کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ کیونکہ اتوار کے دن میں خود خدا کی عبادت کیا کرونگا۔ ایک سیاح سوداگر نے کہا کہ تمام رستے میں بشارت کا کام کرونگا۔ اور اس کے علاوہ میں چھ روز اور پوری خدمت کرونگا۔ ایک اندھے شخص نے کہا کہ میں پورے تین مہینہ خدمت کرونگا۔ ایک اور جو کہ اس کانفرنس میں ایلچی ہوا کرتے تھے اس نے کہا کہ میں صرف ۷ دن کی خدمت کا وعدہ کرتا ہوں۔ لیکن جو کچھ مجھے ملیگا میں اس کو خوشخبری دونگا۔ ان تمام دنوں کا شمار جس میں کہ لوگوں نے اس طرح خدمت کرنے کا وعدہ کیا دو ہزار سات سو اکیس تھا۔ ان دنوں کے کام کا حساب اس شخص کے کام کے برابر ہے جو متواتر ساڑھے سات برس تک مسیح کی خدمت کا کام کرے۔

دس لاکھ روحوں کو ایک سال میں مسیح کے پاس لانے کی کوشش کا نتیجہ نہایت عجیب ہوا ہے۔ کلیسیا میں ایک عجیب تازگی پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سی روحیں مسیح کے پاس آگئی ہیں خدا کا کلام ایسے طور سے پھیلا ہے جیسا کہ پہلے کبھی نہ پھیلا تھا۔ اور بے شمار دعائیں اُن شخصوں کے لئے کیگئی ہیں جو کہ خدا کی نجات سے دور ہیں فقط

سہارنپور کنونشن ۱۹۱۴ء

اپریل ۹ شام سے اپریل ۱۲ شام تک

مہربانی کرکے ذیل کے سوالوں کا جواب پہلی اپریل سے پیشتر ضرور ہی بھیج دیجئے۔

۱۔ کیا آپ آئیں گے؟

(الف) اکیلے یا خاندان سمیت؟

(ب) خاندان میں کتنے لوگ ہیں؟

۲۔ آپ کے ساتھ اور کتنے لوگ آئینگے (معہ اُن کے نام لکھئے)

۳۔ کیا آپ اپنے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام آپ ہی کریں گے؟

۴۔ اگر نہیں تو کتنوں کے لئے کس طریقہ پر انتظام کیا جائے؟

(ا) یورپین سٹائل کھانا اور رہائش ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) روز۔

(ب) دیسی مہنگا طریقہ کھانا اور رہائش ۱۲؍ روز

(ج) دیسی سستا طریقہ کھانا دال روٹی بھجیا پیٹ بھر کے۔

ایک وقت ڈیڑھ آنہ گوشت روٹی ایک وقت دو آنے۔

چائے ایک پیالہ دو پیسے بسکٹ پیسے کے دو۔

۵۔ آپ کو کتنی چارپائی چاہئیں؟

الف اور ب طریقے میں چارپائی شامل ہے۔

ج میں نہیں۔ کرایہ فی چارپائی ایک آنہ روز۔

۶۔ بچھانے کے لئے چٹائی بھی مل سکتی ہے قیمت فی چٹائی اگر نہ ٹوٹے تو نصف قیمت پر واپس لے لی جائیگی۔ آپ کو کتنی چٹائی چاہئیں۔

۷- کیا آپ کو گدے چاہئیں؟ کتنے؟ قیمت فی گدا ار

اگر آپ کے پاس تنبو ہے تو ضرور لائے تنبو کے ساتھ کھمبے بلّے وغیرہ سامان بھی جو دیسی سے انتظام میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ مہربانی کر کے کھانے پینے کے برتن بھی لائیے۔ جس قدر جلد جواب دینگے اسی قدر انتظام میں سہولیت ہوگی اور آپ کو بھی آرام ملیگا۔ اگر جواب نہ دینگے تو ہم سمجھیں گے کہ آپ ہماری طرف سے کوئی انتظام نہیں چاہتے۔

کونشن سیکریٹری

اے۔ پی۔ شن

سہارنپور

سہارنپور کنونشن

۱- وہ دلچسپی جو کہ ہندوستانی جماعت کنونشن کے موقع پر ظاہر کرتی ہے-

۲- کمیٹی کے ہندوستانی ممبر ہر طرح سے کامیابی کے لئے کوشش کر رہے ہیں-

۳- چندہ خاطر خواہ آگیا ہے- اور زیادہ تر ہندوستانی کلیسیاؤں سے آیا ہے-

۴- ہم اُمید کرتے ہیں کہ بہت سے لوگ آوینگے-

۵- ہم اُن کو مجبور کرتے ہیں کہ جو آسکتے ہیں آنے کی کوشش کریں-

۶- پھر ہم دعا کے واسطے التماس کرتے ہیں- کہ میٹنگوں میں ہندوستانی کلیسیائیں اُن برکات کی ضرورت کو محسوس کریں جو کہ اُن کے واسطے ہے- کہ ہندوستان میں بشارتی ذریعہ نہیں-

۷- ۱۰ اپریل کی شام سے لے کر ۱۳ اپریل کی تمام میٹنگوں میں روحانی برکت کے لئے دعا ہونی چاہئے-

شعر و سخن

غزل

تو ہی نوروں نور سے ہو تو ہی نور دل کا ہے بانی-
یہ ممکن ہو کہ شیطاں بھی بدل لے شکل نورانی

مسیحا کا تصدق ہے یہ عیسیٰ کی عنایت ہو
کہ ہم پر کھل گیا سارا فلک کا راز پنہانی

دغا دوگے یہ حب تک تم کہ عیسیٰ ہی فلک پر ہیں-
نہ سمجھوگے کبھی تم یہ بڑے دن کی خوش الحانی

کہانی خضر کی تو اک خیال و خواب نادان ہے-
جو پیرو ہو مسیحا کا وہ پائے عمر طولانی-

جو مانے گا مسیحا کو وہی جائیگا جنت میں-
وہاں پر یہ یہودی ہے نہ یونانی نہ ایرانی-

خداوندا تجھی پر ناز ہے عیسیٰ کی اُمت کا
تری رحمت سے خالی رہ نہیں سکتے ہیں نصرانی

یہی ہے آرزو میری ترے قدموں پہ دم نکلے
نہ دولت چاہئے مجھ کو نہ تخت و تاج سلطانی

یہی واجب ہے ہاتھ یہ دل سے ہم حکام کو اپنے
سمجھ سکتی نہیں جس کو فقرِ عقل انسانی

راقم آر حاکم رائے فقر- بے پور- سابجیانہ-

ضرورت

۲/۱

پنجاب کے ایک شہر میں ایک نیک اور تجربہ کار بائیبل وومن کی ضرورت ہے- درخواست معہ لیاقت ذیل کے پتے پہونی چاہئے

مس ایچ بیگنس

مسیح آف سکاٹ لینڈ- سیالکوٹ- پنجاب-

شکریہ- اطلاع- تنبیہہ و اصلاح

شکریہ- جو اطلاع نورافشاں ۲۰ فروری کو اُردو اور ہندی کے ترجمہ قرآن کی بابت دی گئی تھی اس کا اثر یہ ہوا کہ کثرت سے درخواستیں آرہی ہیں جن کے لئے خاکسار تہ دل سے شکرگزار ہے- نہ صرف اس لئے کہ کتاب کے لئے درخواست کی گئی- بلکہ مسیحی مناددوں نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا- غیر مسیحیوں کی طرف سے بھی درخواستیں چلی آرہی ہیں- مگر اُن کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جاسکتا جب تک مسیحی مناددوں کی ضرورت پوری نہ ہو جائے- یہ طریق اخیر اپریل ۱۹۱۴ء تک جاری رہیگا- اس کے بعد بلا لحاظ غیر مسیحی و مسیحی ہر شخص کی درخواست پوری قیمت پر درج رجسٹر ہوگی-

اطلاع- صرف پانچسو جلدیں اُردو کی اور پانچسو ہندی کی چھپ رہی ہیں- دو سو سے زیادہ درخواستیں ہندی اور ایک سو پچیس اُردو ترجمہ کی درج رجسٹر ہو چکی ہیں- مسیحی مناددوں اور مشنریوں کو اس رعایتی قیمت سے جو کتاب کی لاگت ہے- اپریل ۱۹۱۴ء کی آخر تاریخ تک فائدہ اُٹھانا چاہئے-

تنبیہہ- (۱) اکثر صاحبان لفافے میں ٹکٹ ارسال فرماتے ہیں جن کے تلف ہو جانے کا اکثر احتمال رہتا ہے- اگر آدھ آنہ کا زائد خرچ کر کے منی آرڈر ارسال کیا کریں تو زیادہ مناسب ہوگا- ورنہ جو ٹکٹ یہاں نہ وصول ہونگے اُن کے ذمہ دار وہ خود ہونگے- منی آرڈر ارسال کرنے میں ایک تو اُن کے پاس ڈاکخانہ کی رسید ہوگی- دوسری یہاں کی کہ جب پچیس دام وصول ہونگے اس طرح اُن کو اطمینان ہو جائیگا کہ قیمت یہاں پہونچ گئی ہے-

(۲)- اکثر صاحبان اپنا نام و پتہ صاف نہیں لکھتے جس سے بڑی دشواری نام و پتہ درج رجسٹر کرنے میں ہوتی ہے- اس کا خیال رکھنا ضروری ہے-

اصلاح (۱) نورافشاں میں غلطی سے اُردو ترجمہ کی

کی پوری قیمت عہ درج ہوگئی ہے۔ مگر درست ۱۲ ہے۔ رعائتی قیمت عہ ہے۔ اور محصول ڈاک ہر صورت میں ذمہ خریدار ہے۔

(۲) بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہندی کی رعائتی قیمت ۸ر اور اُردو کی ۱۰ر ہے۔ بلکہ درست یہ ہے کہ جو رعائتی قیمت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ ۸ر ہندی کے لئے اور ۱۰ر اُردو کے لئے درخواست کے ساتھ روانہ کریں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر ہو اور بعد تیار ہونے کے ہندی عہ علاوہ محصولڈاک اور اُردو عہ علاوہ محصولڈاک پر ان کو وی پی روانہ کیا جائے۔ کیونکہ رعائتی قیمت یہ ہے ہندی عہ اور اُردو عہ اور محصولڈاک ہر صورت میں ذمہ خریدار ہے۔ لوگوں کو اختیار ہے کہ پوری رعائتی قیمت اور ہندی کے لئے ۲ر اور اُردو کے لئے ہم محصولڈاک کے لئے ارسال فرمادیں تاکہ آئندہ اُن کو کتاب بلاکسی مطالبے کے ارسال کردیجائے۔ یکم مئی ۱۹۱۴ء سے اُردو ترجمہ کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ اور ہندی کی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔

مشنری صاحبان خصوصاً علم آبی کے پرنسپل صاحبان کو اس رعائتی قیمت سے مستفید ہونا چاہیے۔ اور اپنے مدارس اور طلبا کے لئے ذخیرہ موجود رکھیں۔

جس رفتار سے درخواستیں آرہی ہیں۔ اُس کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ شایع ہونے کے قبل ہی تمام جلدیں فروخت ہوجائینگی۔ اگر غیر مسیحیوں کی درخواستیں قبول کیجائیں تو آئندہ مسیحیوں کے واسطے صرف چند جلدیں ہر دو ترجموں کی باقی رہجائینگی۔

پیغام صلح نے جو کچھ رقم فرمایا ہے اُس کے جواب میں اڈیٹر صاحب نور افشاں نے ایک بامذاق چٹکی لی۔ اب ہمارے لئے کچھ باقی نہیں کہ ہم بھی کچھ عرض کریں۔

راقم

پادری احمد شاہ ہمیرپور۔

ممالک متحدہ

۲۵ء نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۴ء کی دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت روانہ ہوتی ہے۔

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو

سوائے اور سب بیماریوں کے اس سے ڈرنے کا سبب یہ ہے کہ آج تک لاکھوں انسان اس موذی عارضہ کے پنجۂ ظلم سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہوگئے۔ شہر کے شہر تباہ ہوئے۔ اس وجہ سے اس کے نام ہی سے دہشت ہوتی ہے۔ پلیگ میں مبتلا ہوجانے کے بعد پھر کوئی علاج نہیں ہے۔ لیکن بنظر حفظ ماتقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روکنے والی گولیاں منگا کر ضرور رکھیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے ٹھہر نہیں سکتے اور ان کا زہر اثر کرسکتا ہے۔ وقت بے وقت ان گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں آپ بھی غافل نہ رہیں۔ ایک گولی روزانہ صبح ٹھنڈے پانی کے ساتھ نگل جانا چاہیے۔ بچوں کو نصف یا چوتھائی۔ قیمت ۲۴ گولیوں کی ڈبیہ ۸ر ۱۰۰ گولیوں کی ڈبیہ ۲ر محصولڈاک ۱ تا ۲ ڈبیہ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

۲/۱

مشن ڈسپنسری کے لئے ایک فیمیل سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ درخواست مع لیاقت اور تنخواہ ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے۔ پادری جے۔ آر۔ چٹرسن ویسلین مشن دلکشا۔

لکھنؤ۔ یو۔ پی۔

ضرورت۔ سینٹ جانس سکول کے کرسچن ہوسٹل کے لئے ایک ہندوستانی مسیحی پیٹرن یا ایک ہاوس فادر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ملیگی بعد سرٹیفکیٹ ذیل کے پتے سے خط و کتابت کریں۔ پادری ڈین۔ لیچ ٹبس۔ آگرہ۔ یو۔ پی۔

ضرورت

۲/۱

ایک جے۔ اے۔ وی یا ایف۔ اے۔ اور ایک ایس۔ اے۔ وی یا بی۔ اے۔ وی کی چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لئے ضرورت ہے۔ مسیحی کو ترجیح دیجاوے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتے پر پہونچنی چاہئیں

پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول

ڈیرہ اسمٰعیلخاں

ضرورت

ادھیڑ عمر کی ایک ہندوستانی مسیحی عورت کی جس کے پاس کوئی بچہ نہ ہو) بطور میٹرن کے ضرورت ہے۔ کام ہلکا اور تنخواہ معقول دکمرہ ملیگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواست کرنی چاہیے۔

پرنسپل میڈیکل کالج

لودیانہ۔

التماس

نور افشاں کے خریداروں سے التماس کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے مفصل پتے ارسال کردیں۔ کیونکہ نئی چٹ چھپنے والی ہیں۔ اُمید ہے کہ سب خریدار اس ہی مہینے میں اپنے اپنے پتے ضرور بھیجینگے۔

منیجر نور افشاں



نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ازمن تصنیف ایڈورڈ لے آئیمنٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس ازمن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہنگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم ازمن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر ۸ر ۱۰ر اور ۱۲ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری ازمن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عگ۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہرایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ علاوہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظِ صحت بڑے سادے طریقے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم جائی بنیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کافی ورزش۔ (۲۱) گھر اور آحاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۱ر۱۱ عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۱ر۸ ے

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۲ر۸ ے

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۳ر۵ ے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صر	ہلے
چوتھائی کالم	صر	ہلے	للعہ۱۴
نصف کالم	ہلے	للعہ۱۴	عہ۲۵
پورا کالم	للعہ۱۴	عہ۲۵	للعہ۴۰
پورا صفحہ	للعہ۴	۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں ۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے ۔ (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا ۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں ۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے ۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے ۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلٰی اور مکمل بنانیکی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صر ماہوار

" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ جات ۔ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا ۔ کروکونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر ۔ پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے ۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں مسیحی ایڈیٹوریل مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے ۔ اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں ۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ پانچ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے ۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی ۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ارزاں نرخ پر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برد رز چھپا +